سوال

(380) خلع کی صورت میں عورت سے حق مہر زیادہ وصول کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے ابو بکر لکھتے ہیں کہ خلع کی صورت میں عورت سے حق مہر سے زیادہ مال وصول کیا جاسکتا ہے۔ یا نہیں قرآن وحدیث کی رو سے اس کا جواب درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا اپنے شوہر کو کچھ دے دلا کر اس سے طلاق حاصل کرنا خلع کہلاتا ہے۔ کیا خاوند کو حق مہر سے زیادہ مال وصول کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق بعض فقہاء نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اگر عورت قصوروار ہونے کے باوجود طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو خاوند کو حق مہر سے زیادہ وصول کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن محدثین کرام نے فقہاء کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ جو مال شوہر نے بیوی کو دیا ہے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے اگرچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ بیوی خاوند کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے،

معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ بیوی خاوند کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے۔ لیکن احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم عام نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ دینے یا وصول کرلینے سے منع کردیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خاوند سے طلاق لینے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو اس کا حق مہر میں دیا ہوا باغ واپس کردے گی۔'' ثابت بن قیس کی بیوی نے عرض کی کیوں نہیں بلکہ کچھ زیادہ بھی دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں صرف اس کا باغ ہی واپس لوٹا دے۔'' (دارقطنی: 3/355)

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کو اس کا باغ واپس کردینے کے متعلق کہا تو خاوند کو حکم دیا'' کہ اپنا یہ باغ وصول کرلو اور اس سے زیادہ وصول نہ کرو۔'' (ابن ماجہ طلاق 2056)

اگرچہ بعض روایات میں اس عورت کی طرف سے زیادہ دینے کے الفاظ بھی ملتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طرف سے حق مہر سے زیادہ کو برقرار نہیں رکھا پھر یہ روایت محدثین کرام کے معیار صحت پر بھی پوری نہیں اُترتی اگر صحیح بھی ہو تو زیادہ دینا عورت کی اپنی صوابدید پر موقوف ہے آدمی کی طرف سے مطالبے کے پیش نظر ایسا نہیں کیا گیا۔ اس بنا پر خاوند کو چاہیے کہ وہ حق مہر سے زیادہ وصول نہ کرے جو اس نے بیوی کو دیا ہے۔ ویسے بھی حق مہر سے زیادہ وصول کرنا اخلاقی اصولوں کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ عقل سلیم اس کی اجازت نہیں دیتی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:1 صفحہ:390